(۱۷

۱۱۶

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ہماری مسجد میں نماز عشاء اور تراویح نچلی منزل پر ہی ہوتی ہے، لیکن گرمی کا زور ہے حبس کی وجہ سے مسجد میں حبس ہو جاتا ہے۔ لہذا نمازیوں کا کہنا ہے کہ نماز اور تراویح چھت پر پڑھی جائے، اب صرف چند دن ہی رہ گئے ہیں تو کیا آخری عشرہ میں ہم تراویح چھت پر ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

دوسری بات یہ کہ دو دن بعد اعتکاف بھی شروع ہونے والا ہے تو کیا معتکفین بھی چھت پر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ مسجد کی چھت پر جانے کا راستہ جوتے اتارنے والی جگہ سے ہے اور وہیں سے گذر کر سیڑھیوں پر جانا پڑتا ہے۔ سیڑھیاں دو حصوں میں ہے ایک حصہ تو جوتے اتارنے والی جگہ کے بالکل اوپر ہے، پھر ایک چھوٹا سا چبوترا آتا ہے پھر بائیں طرف سے سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں یہ سیڑھیاں مسجد کے صحن کے اوپر ہیں۔

ایک سوال یہ بھی پوچھنا ہے کہ ہر مسجد میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو امام کے رکوع میں جانے کا انتظار کرتے ہیں، اگر امام صاحب تراویح شروع کرنے سے پہلے سجدہ تلاوت کا اعلان کر دیتے ہیں تو وہ فوراً شامل ہو جاتے ہیں، لیکن کبھی امام صاحب اعلان کرنا بھول جاتے ہیں تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

(جواب منسلک ہے ---)

محمد ندیم شیخ

صدیق اکبر مسجد، سیکٹر 5-E

نیو کراچی۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۳۰/۱۸۶

Scanned by CamScanner

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصليا

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ عام حالات میں مسجد کی چھت پر نماز فرض پڑھنا مکروہ ہے، البتہ اگر مسجد کا نچلا حصہ بھر جائے اور مزید نمازیوں کے لیے گنجائش نہ ہو، تو اس صورت میں مسجد کی چھت پر بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔

لہذا صورت مسئولہ میں گرمی یا حبس کی وجہ سے چھت پر نماز فرض پڑھنا تو جائز نہیں، البتہ فرض نماز کے لیے اگر یہ صورت اختیار کرلی جائے کہ سطح مسجد پر معمولی سی چھت بنائی جائے یا لوہے کے پائپ لگا کر کپڑے یا ٹین کی عارضی چھت ڈالی جائے، تاکہ مسجد کا اوپر کا حصہ مسقف اور مستقل منزل کی شکل اختیار کرلے تو اس صورت میں مسقف چھت پر نماز فرض پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہوگا۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (1 / 656)

ثُمَّ رَأَيْت الْقُهُسْتَانِيُّ نَقَلَ عَنْ الْمُفِيدِ كَرَاهَةَ الصُّعُودِ عَلَى سَطْحِ الْمَسْجِدِ اهـ وَيَلْزَمُهُ كَرَاهَةُ الصَّلَاةِ أَيْضًا فَوْقَهُ فَلْيُتَأَمَّلْ

الفتاوى الهندية – (5 / 322)

الصُّعُودُ عَلَى سَطْحِ كُلِّ مَسْجِدٍ مَكْرُوهٌ، وَلِهَذَا إذَا اشْتَدَّ الْحرُّ يُكْرَهُ أَنْ يُصَلُّوا بِالْجَمَاعَةِ فَوْقَهُ إلَّا إذَا ضَاقَ الْمَسْجِدُ فَحِينَئِذٍ لَا يُكْرَهُ الصُّعُودُ عَلَى سَطْحِهِ لِلضَّرُورَةِ، كَذَا فِي الْغَرَائِبِ.

المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة – (2 / 62)

وحكي عن شمس الأئمة الحلواني رحمه الله نظير هذا، فإنه كان يقول: الصلاة على الرفوف في المسجد الجامع من غير ضرورة مكروه وعند الضرورة بأن امتلأ المسجد، ولم يجد موضعاً يصلي فيه فلا بأس به، وهكذا حكي عن الفقيه أبي الليث رحمه الله في مسألة الطاق، فإنه كان يقول: إذا تحققت الضرورة بأن ضاق المسجد على القوم، والإمام يقوم في الطاق لا يكره،

یہ حکم تو فرض نماز کا ہے جبکہ تراویح کا معاملہ اس سے مختلف ہے، کیونکہ تراویح میں فرض کے مقابلے میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے اور جماعت میں کمزور، بوڑھے اور مریض بھی ہوتے ہیں اس لیے اگر گرمی اور حبس بہت شدید ہو اور نماز میں توجہ اسی طرف رہتی ہو تو صرف تراویح چھت پر پڑھنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے اور تراویح (شرائط کا خیال کرتے ہوئے) اوپر نیچے دونوں جگہ بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

Scanned by CamScanner

(۲)۔۔۔پہلے جواب کی تفصیل کے مطابق اگر فرض اور تراویح دونوں چھت پر ہو رہی ہوں تو معتکفین کا فرض نماز میں شرکت کی غرض سے مسجد کی حدود سے باہر سیڑھیوں کے ذریعے چھت پر جانا درست ہے اور چونکہ مسجد کی چھت مسجد کے ہی تابع ہوتی ہے اس لیے معکفین کے لیے وہاں تراویح پڑھنا بھی درست ہے۔(ماخذہ التبویب:۱/۱۴۲۸)

لیکن اگر فرض جماعت تو نیچے ہو رہی ہو لیکن تراویح چھت پر تو پھر مسجد کی حدود سے باہر سیڑھیوں کے ذریعے معتکفین کا صرف تراویح میں شرکت کی غرض سے چھت پر جانا جائز نہیں، اس سے ان کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔اس صورت میں معتکفین کے لیے تراویح کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں:

ا۔۔۔جوتیوں والی جگہ کو مسجد کے فرش کے برابر کر کے اس حصہ کو مسجد میں داخل کر دیا جائے اور جوتے اتارنے کی جگہ اس سے باہر بنائی جائے تو اس صورت میں جب یہ جگہ اصل مسجد میں شامل ہو جائے گی تو معتکف کے لیے اس جگہ سے سطح مسجد پر جانا جائز ہو جائیگا، البتہ جب یہ جگہ مسجد میں داخل ہو جائے گی تو یہاں جوتے پہن کر نہ آئیں، اسی طرح چھت پر جانے والی سیڑھیوں کو بھی مسجد میں داخل کر دیا جائے، تاکہ معتکفین کا اعتکاف فاسد نہ ہو۔

۲۔۔۔معتکفین نچلی منزل پر ہی امام کی اقتداء میں نماز پڑھیں بشرطیکہ وہ امام سے آگے نہ ہوں۔

۳۔۔۔صرف معتکفین اپنی تراویح کی جماعت الگ کروالیں، البتہ اس میں اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ معتکفین کی الگ تراویح سے جماعت میں انتشار نہ ہو اور دونوں اماموں کی آوازیں ٹکراؤ نہ ہو تاکہ قرأت میں خلل نہ آئے۔

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية – (3 / 39)

ولو حلف لا يدخل هذا المسجد فصعد فوقه حنث؛ لأن سطح المسجد من المسجد ألا ترى لو انتقل المعتكف إليه لا يبطل اعتكافه؟ فإن كان فوق المسجد مسكن لا يحنث؛ لأن ذلك ليس بمسجد ولو انتقل المعتكف إليه بطل اعتكافه

الفتاوى الهندية – (1 / 212)

(وَأَمَّا مُفْسِدَاتُهُ) فَمِنْهَا الْخُرُوجُ مِنْ الْمَسْجِدِ فَلَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ مِنْ مُعْتَكَفِهِ لَيْلًا وَنَهَارًا إلَّا بِعُذْرٍ، وَإِنْ خَرَجَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ سَاعَةً فَسَدَ اعْتِكَافُهُ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ – رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى – كَذَا فِي الْمُحِيطِ. سَوَاءٌ كَانَ الْخُرُوجُ عَامِدًا أَوْ نَاسِيًا هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

(۳)۔۔۔ تراویح کے وقت بعض لوگ صفوں کے پیچھے بیٹھے رہتے ہیں یا کسی سے باتوں میں مصروف رہتے ہیں، جب امام رکوع میں جاتا ہے تو فوراً امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاتے ہیں، لہٰذا اگر کبھی اتفاقاً ایسا ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کی عادت بنا لینا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے، کیونکہ اس میں نماز پڑھنے میں سستی کا اظہار ہے۔

البتہ ایسی صورت میں اگر مقتدی اسی رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہو جائیں جس میں آیتِ سجدہ تلاوت کی ہے تو اگر اب تک امام نے سجدۂ تلاوت نہ کیا ہو یا سجدہ میں ہو تو مقتدی بھی فوراً تکبیرِ تحریمہ کہہ کر سجدہ میں شامل ہو جائیں تو ان کا بھی سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا، اسی طرح اگر وہ امام کے سجدۂ تلاوت کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوئے ہوں تو بھی سجدۂ تلاوت کا وجوب ان سے ساقط ہو جائے گا، لیکن اگر مقتدی امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد یا دوسری رکعت میں شامل ہوئے ہوں تو پھر وہ اپنا سجدۂ تلاوت الگ سے ادا کریں گے۔

غنية المستملي شرح منية المصلي- (501)

ومن سمعها من مصل واقتدي به قبل ان يسجد المصلي لهاسجد المصلي معه وان اقتدي بعد ما سجد لها فان كان اقتدائه في الركعة التي تلاها فيها سقطت عنه ان ادرك معه الركوع لانها اثر القراءة التي قد تحملها الامام عنه في تلك الركعة ولو لم يدرك معه تلك الركعة او لم يقتد لا تسقط فلا بد سجوده لها لعدم المسقط...................... واللہ اعلم بالصواب

جنید احمد خان عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۴ر رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

۳۰ جون ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف عفا اللہ
۲۴ر۹ر۱۴۳۷ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۸۶/ ۳۰
مورخہ ۲۴/۹/۳۷
۱۶/ ۶/ ۳۰

الجواب صحیح
بندہ محمود الحسن عفی عنہ
۲۴ر۹ر۱۴۳۷ھ

Scanned by CamScanner